Dr. Rizwana Perween

R.N College Hajipur Vaishali

B.A Part- I

Paper- I[st]

Topic:- Hakim momin khan momin ki Shayarana khususiat.

Date:- 20-10-2020

Time:- 10:20 - 11:10 A.M

حکیم مومن خاں مومنؔ

مومن خاں نام اور مومنؔ تخلص تھا ۱۸۰۰ء میں کوچہ چیلان دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے جدامجد کا اصل وطن کشمیر تھا۔ شاہ عالم کے عہد میں دہلی آئے اور یہیں سکونت پذیر ہو گئے۔ مومن خاں کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ عربی تعلیم شاہ عبدالقادر سے حاصل کی۔ طب، علم نجوم اور علم جفر کا فن والد اور چچا سے سیکھا۔ شاعری کا شوق شروع سے تھا۔ ابتدا میں شاہ نصیر سے اصلاح لیتے رہے مگر بعد میں خود ہی مشق سخن کیا۔

مومنؔ کی شادی خواجہ میر دردؔ کی نواسی سے ہوئی جن کا گھرانا بھی تصوف کی طرف مائل تھا۔ مگر خود مومنؔ غیر مقلد اور بڑے راسخ العقیدہ مسلمان تھے مگر دوسری طرف ان کا مزاج بڑا عاشقانہ اور رنگین تھا اس طرح سے ان کے دماغ میں ہمیشہ اسلام اور عشق کے بیچ معرکہ آرائی ہوتی رہی۔ ویسے مومن بڑے بااخلاق اور خوددار انسان تھے اور کبھی کسی کی تعریف یا مدح میں محض انعام کی خاطر قصیدہ نہیں کہا۔ دہلی پر اتنی آفتیں نازل ہونے کے باوجود آپ نے اپنا وطن کبھی نہیں چھوڑا اور ۱۸۵۱ء میں دلی میں ہی

انتقال فرمایا۔

ان کی تصانیف میں دیوان اردو اور کلیات فارسی کو زیادہ شہرت ملی۔ مومن کا شمار ممتاز غزل گو شعراء میں ہوتا ہے۔ بحیثیت غزل گو ان کے کلام کی درج ذیل خصوصیات ہیں۔

۱۔ ان کا کلام نازک خیالی اور بلند پروازی کا بہترین نمونہ ہے مگر ان کے کلام میں غالب کی سی ہمہ گیری اور معنی کی وسعت نہیں ہے۔ گرچہ نازک خیالی میں ان کا مرتبہ غالب سے بلند ہے۔

۲۔ واردات حسن و عشق کا جتنا حسین ذکر ہمیں مومن کے یہاں ملتا ہے وہ میر کے بعد مومن کا ہی حصہ ہے۔ مثلاً رقابت کے مضامین اردو شاعری میں کانٹوں کی سی حیثیت رکھتے ہیں مگر مومن کا اعجاز یہ ہے کہ انھوں نے اردو شاعری میں ان کانٹوں میں جہاں تک ان کی ظاہری شکل کا تعلق ہے پھولوں کی سی رنگینی اور نرمی پیدا کر دی ہے۔

۳۔ مومن اردو میں مکر شاعری کے موجد بھی ہیں اور خاتم بھی۔ مکر شاعری ان کا خاص انداز بیان ہے۔ وہ کہیں کہیں محبوب سے وہ بات کہہ جاتے ہیں جس میں بظاہر محبوب کا فائدہ ہوتا ہے مگر حقیقت میں خود ان کا فائدہ ہوتا ہے۔ ؎

غیروں پہ نہ کھل جائے کہیں راز دیکھنا　　میری طرف بھی دیدۂ غماز دیکھنا

۴۔ معاملہ بندی بھی ان کے کلام کا نمایاں وصف ہے۔ مومن کے یہاں جتنی معاملہ بندی ہے وہ اردو کے کسی بھی شاعر کے یہاں نہیں ہے۔ ان کی ہر غزل میں معاملہ بندی کے دو چار شعر ضرور ملیں گے۔ وہ اپنے دل کی بات محبوب سے کہہ دینے میں بالکل نہیں شرماتے ؎

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو　　وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

۵۔ تغزل بھی مومن کے کلام کی ایک نمایاں خصوصیت ہے اس تغزل میں ایک نیا رنگ اور ایک نیا حسن ہے۔